

Allama Iqbal Open University AIOU BA AD Solved Assignment NO 3 Autumn 2025

Code 407 Modern Muslim World

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

1. ترکمانستان کے دارالحکومت کا کیا نام ہے؟

جواب: ترکمانستان کے دارالحکومت کا نام عشق آباد (Ashgabat) ہے۔

عشق آباد ترکمانستان کا سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مرکز ہے اور یہاں

سرکاری دفاتر، بین الاقوامی سفارت خانے اور اہم تعلیمی ادارے موجود ہیں۔

2. کرزئی حکومت کب بر سر اقتدار آئی؟

جواب: کرزئی حکومت 2001ء میں طالبان کے خاتمے کے بعد بر سر اقتدار آئی۔ اس دوران افغانستان میں جمہوری نظام کو فروغ دیا گیا، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں اصلاحات کی گئیں اور بین الاقوامی امداد حاصل کی گئی۔

3. قرار داد مقاصد کب پیش ہوئی؟

جواب: قرار داد مقاصد 12 مارچ 1949ء کو پیش ہوئی۔ اس قرارداد میں واضح کیا گیا کہ پاکستان میں حکومت اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگی، انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کا تحفظ کیا جائے گا، اور قوانین کے نفاذ میں اسلام کی تعلیمات کا خیال رکھا جائے گا۔

4. لارڈ ماؤنٹ بیٹن کب وائسرائے بنے؟

جواب: لارڈ ماؤنٹ بیٹن مارچ 1947ء میں برصغیر ہند کے آخری وائسرائے مقرر ہوئے۔ ان کی قیادت میں بھارت اور پاکستان کی تقسیم کا عمل مکمل ہوا اور عبوری حکومت کے قیام میں اہم کردار ادا کیا گیا۔

5. پاکستان میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کب قائم ہوئی؟

جواب: پاکستان میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن 1957ء میں قائم ہوئی تاکہ

صنعتی ترقی، نئی فیکٹریوں کے قیام اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کیے جا سکیں۔ اس ادارے نے مقامی صنعتکاروں کو قرض فراہم کیا اور تکنیکی تعاون فراہم کیا۔

6. اسلامی سربراہی کانفرنس کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: اسلامی سربراہی کانفرنس یا **OIC** کا پہلا اجلاس **1969ء** میں جدہ، سعودی عرب میں منعقد ہوا۔ اس کانفرنس کا مقصد اسلامی ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینا تھا۔

7. بنگال کو کب تقسیم کیا گیا؟

جواب: بنگال کی پہلی تقسیم **1905ء** میں ہوئی تاکہ انتظامی آسانی اور سیاسی مقاصد حاصل کیے جا سکیں، تاہم عوامی احتجاج کی وجہ سے **1911ء** میں یہ تقسیم ختم کر دی گئی۔

8. بنگلہ دیش اقوام متحدہ کا ممبر کب بنا؟

جواب: بنگلہ دیش نے پاکستان سے آزادی کے بعد **1974ء** میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی۔ اس نے بنگلہ دیش کو عالمی سطح پر تسلیم شدہ ملک کے طور پر پہچان دی۔

9. مالدیپ کا آئین کب بنا؟

جواب: مالدیپ کا آئین **1968ء** میں نافذ ہوا۔ اس آئین کے تحت جمہوری طرز حکومت اختیار کی گئی اور بنیادی انسانی حقوق کو قانونی تحفظ حاصل ہوا۔

10. نائجیریا میں اسلام کی ابتداء کب ہوئی؟

جواب: نائجیریا میں اسلام کی ابتدا **7ویں صدی کے آخر یا 8ویں صدی کے اوائل** میں شمالی علاقوں کے تجارتی راستوں کے ذریعے ہوئی۔ عرب تجارت اور علماء نے اسلام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال نمبر 2: روسی مداخلت سے افغانستان میں پیدا ہونے والی صورت حال

کا تنقیدی جائزہ

تمہید

افغانستان کی جغرافیائی حیثیت اور اس کی سیاسی اہمیت ہمیشہ عالمی طاقتوں کے لیے مرکز توجہ رہی ہے۔ 1979ء میں سابق سوویت یونین کی افغانستان میں مداخلت نے ملک میں داخلی اور بین الاقوامی سطح پر شدید بحران پیدا کیا۔ اس مداخلت کے نتیجے میں افغان عوام، سیاست، معیشت اور سماجی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ روسی مداخلت کو افغانستان کی تاریخ میں ایک اہم موڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس نے نہ صرف ملک کے سیاسی استحکام کو متاثر کیا بلکہ خطے میں جغرافیائی سیاسی توازن بھی تبدیل کیا۔

1. روسی مداخلت کا پس منظر

1.1 سیاسی پس منظر

● 1978ء میں افغانستان میں سابقہ ڈموکراتک حکومت (سوفیت نواز) نے

اقتدار حاصل کیا جس کے بعد مارکسی نظریات پر مبنی اصلاحات شروع کی گئیں۔

● ارضی اصلاحات، مذہبی روایات میں مداخلت اور قبائلی روایات کے

خلاف اقدامات نے عوام میں عدم اعتماد پیدا کیا۔

● داخلی مخالفت اور شورش کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر

سوویت یونین نے دسمبر 1979ء میں فوجی مداخلت کی۔

1.2 عالمی تناظر

● سرد جنگ کے دوران امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان کشیدگی کے

تناظر میں افغانستان کو ایک اہم جغرافیائی مقام حاصل تھا۔

● سوویت یونین نے افغانستان میں مارکسی حکومت کو مستحکم کرنے کے

لیے فوجی، اقتصادی اور تکنیکی امداد فراہم کی۔

● امریکہ اور مغربی ممالک نے اس مداخلت کو خطے میں سوویت اثر و

رسوخ بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا اور افغان مجاہدین کی

حمایت شروع کی۔

2. روسی مداخلت کے اثرات

2.1 سیاسی اثرات

- افغانستان میں سیاسی استحکام مکمل طور پر ختم ہو گیا۔
- سوویت حمایت یافتہ حکومت نے اپنے مخالفین کے خلاف سخت اقدامات کیے، جس سے سیاسی کشیدگی اور مسلح جدوجہد میں اضافہ ہوا۔
- مختلف قبائلی گروہوں اور طالبان کی بنیادیں اسی دوران مضبوط ہوئیں۔
- حکومت اور عوام کے درمیان اعتماد ختم ہو گیا اور داخلی انتشار بڑھ گیا۔

2.2 سماجی اثرات

- روسی فوجی کارروائیوں اور بمباری کے نتیجے میں شہری آبادی شدید متاثر ہوئی۔
- لاکھوں افغان مہاجرین پاکستان، ایران اور دیگر ممالک کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔

- تعلیمی ادارے، بنیادی صحت کی سہولیات اور انفراسٹرکچر شدید نقصان اٹھائے۔

- قبائلی نظام، مذہبی روایات اور ثقافتی اقدار میں خلل پیدا ہوا۔

2.3 اقتصادی اثرات

- زرعی شعبہ اور بنیادی معیشت تباہ ہو گئے، کیونکہ جنگ کے دوران فصلیں تباہ ہوئیں اور نقل و حمل کے نظام متاثر ہوئے۔
- معاشی سرگرمیاں کم ہو گئیں اور ملک میں غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا۔
- بیرونی امداد پر انحصار بڑھ گیا، خاص طور پر مہاجرین کی دیکھ بھال اور انسانی ہمدردی کے منصوبوں میں۔

2.4 بین الاقوامی اثرات

- افغانستان میں روسی مداخلت نے خطے میں طاقت کے توازن کو بدل دیا۔
- امریکہ، پاکستان اور دیگر مغربی ممالک نے افغان مجاہدین کی حمایت شروع کی، جس سے سرد جنگ میں ایک نیا محاذ کھلا۔

- پاکستان کی سرحدی سیکیورٹی، سیاسی پالیسی اور معیشت پر اثرات مرتب ہوئے۔

- عالمی سطح پر سوویت یونین کے خلاف سفارتی اور اقتصادی دباؤ بڑھا۔
-

3. روسی مداخلت کی وجہ سے پیدا ہونے والے چیلنجز

3.1 داخلی چیلنجز

- سیاسی انتشار اور قبائلی اختلافات نے افغانستان میں حکمرانی کو مشکل بنایا۔

- طالبان، جنگجو اور قبائلی مزاحمتی گروہوں نے ایک طویل خانہ جنگی کا آغاز کیا۔

- داخلی عدم استحکام کی وجہ سے عوام کی بنیادی ضروریات پوری نہ ہو سکیں۔

3.2 معاشی چیلنجز

- زرعی شعبہ تباہ ہوا، بنیادی مصنوعات کی قلت اور مہنگائی میں اضافہ ہوا۔

- بنیادی انفراسٹرکچر، اسکولز، ہسپتال اور سڑکیں تباہ ہو گئیں۔
- بیرونی امداد پر انحصار بڑھ گیا، جس سے ملک کی خود کفالت متاثر ہوئی۔

3.3 سماجی چیلنجز

- لاکھوں مہاجرین نے پڑوسی ممالک میں پناہ لی، جس سے وہاں بھی سماجی اور اقتصادی دباؤ پیدا ہوا۔
- تعلیم اور صحت کے شعبے شدید متاثر ہوئے، بچوں اور خواتین کو زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔
- ثقافتی اور مذہبی اقدار پر اثر پڑا، کیونکہ مارکسی اصلاحات نے روایتی نظام اور مذہبی تعلیم کو نقصان پہنچایا۔

3.4 بین الاقوامی چیلنجز

- افغانستان میں پیدا شدہ بحران نے خطے میں امن و استحکام کو خطرے میں ڈال دیا۔
- پاکستان میں سیاسی، اقتصادی اور سیکیورٹی مسائل پیدا ہوئے، جس سے ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی متاثر ہوئی۔

- سرد جنگ کے دوران افغانستان ایک محاذ کی شکل اختیار کر گیا، جس سے عالمی طاقتوں کے درمیان کشیدگی بڑھی۔

4. تنقیدی جائزہ

1. مثبت پہلو

- سوویت مداخلت نے بعض شعبوں میں انفراسٹرکچر، تعلیم اور ٹیکنالوجی کے ابتدائی منصوبے قائم کرنے کا موقع فراہم کیا۔
- کچھ ترقیاتی منصوبے، بجلی اور سڑکوں کے شعبے میں اثر انداز ہوئے۔

2. منفی پہلو

- سیاسی انتشار، خانہ جنگی اور قبائلی کشمکش نے ملک کو عدم استحکام کی دلدل میں دھکیل دیا۔
- اقتصادی اور سماجی ترقی رک گئی اور ملکی معیشت متاثر ہوئی۔
- مہاجرین کی بڑی تعداد نے پڑوسی ممالک میں بحران پیدا کیا۔

○ طالبان اور دیگر مسلح گروہوں کی بنیادیں مضبوط ہو گئیں، جس کا اثر آج بھی افغانستان میں جاری ہے۔

5. پاکستان پر اثرات

- مہاجرین کی آمد نے پاکستان میں سماجی اور اقتصادی دباؤ پیدا کیا۔
 - پاکستانی فوج اور حکومت کو سرحدی سیکیورٹی بڑھانے پر مجبور کیا گیا۔
 - بین الاقوامی تعلقات، خاص طور پر امریکہ اور سوویت یونین کے ساتھ تعلقات میں پیچیدگیاں آئیں۔
 - پاکستان نے افغان مجاہدین کی تربیت اور امداد فراہم کی، جس سے اس کی داخلی پالیسی اور دفاعی حکمت عملی متاثر ہوئی۔
-

6. نتیجہ

روس کی افغانستان میں مداخلت نے ملک میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی بحران پیدا کیا۔ داخلی انتشار، قبائلی تنازعات، مہاجرین کا مسئلہ، اور معیشت کی تباہی اس کے اہم اثرات ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر سرد جنگ کے دوران افغانستان ایک محاذ بن گیا جس نے خطے میں طاقت کے توازن کو بدل دیا۔ روسی مداخلت کے نتائج آج بھی افغانستان کی سیاسی اور اقتصادی صورتحال پر اثر انداز ہیں، اور اس کی بنیاد پر طالبان اور دیگر مسلح گروہوں کا اثر موجود ہے، جس سے ملک میں امن و استحکام قائم نہیں ہو سکا۔

سوال نمبر 3: 1965ء کی جنگ کے اسباب اور واقعات کا تنقیدی جائزہ

تمہید

1965ء کی جنگ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والی دوسری بڑی مسلح تصادم تھی، جس نے خطے کی تاریخ، سیاسی تعلقات اور دفاعی حکمت عملی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس جنگ کی بنیادی وجوہات، اس کے دوران پیش آنے والے واقعات اور ان کے اثرات کی جانچ پڑتال اس بات کو واضح کرتی ہے کہ کس طرح علاقائی تنازعات، قومی سلامتی کے مسائل اور سیاسی غلط فہمیاں دونوں ممالک کو جنگ کی طرف لے گئیں۔

1. جنگ کے اسباب

1.1 کشمیر کا مسئلہ

● کشمیر کا تنازعہ 1947ء کی تقسیم کے بعد سے دونوں ممالک کے

درمیان بنیادی جھگڑا رہا۔

● 1965ء کی جنگ میں کشمیر کی آزادانہ حیثیت اور کنٹرول کے تنازعہ

نے مرکزی کردار ادا کیا۔

- بھارت نے کشمیر میں اپنے علاقوں میں غیر قانونی قبضے کو مزید مستحکم کرنے کی کوشش کی، جس سے پاکستان میں سخت رد عمل پیدا ہوا۔

1.2 آپریشن جبرالٹر (Operation Gibraltar)

- بھارت نے آپریشن جبرالٹر کے تحت کشمیر میں خفیہ مداخلت شروع کی، تاکہ مقامی آبادی کو پاکستان کے خلاف بھڑکایا جا سکے۔
- اس منصوبے کا مقصد کشمیری عوام میں بغاوت پیدا کرنا اور پاکستان کی سیکورٹی کو کمزور کرنا تھا۔
- آپریشن جبرالٹر ناکام رہا اور دونوں ممالک کے درمیان فوجی تصادم میں اضافہ ہوا۔

1.3 فوجی اور سیاسی کشیدگی

- 1965ء تک پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی کشیدگی اور فوجی مقابلے معمول بن چکے تھے۔

● بھارت کی جارحانہ پالیسی اور پاکستان کی دفاعی تیاری نے دونوں

ممالک کے درمیان عدم اعتماد کو بڑھایا۔

● پاکستانی قیادت نے دفاع کے لیے فوجی اور فضائی اقدامات کیے، جس

سے جنگ ناگزیر ہوئی۔

1.4 خطے میں عالمی اثرات

● سرد جنگ کے دوران امریکہ اور سوویت یونین کی پالیسیوں نے خطے

کے تنازعات کو مزید پیچیدہ بنایا۔

● بھارت اور پاکستان دونوں نے عالمی طاقتوں سے عسکری امداد حاصل

کرنے کی کوشش کی، جس سے مسلح تصادم کے امکانات بڑھ گئے۔

2. جنگ کے اہم واقعات

2.1 فوجی کارروائیاں

● جنگ کا آغاز ستمبر 1965ء میں پاکستان کے دفاعی اقدامات سے ہوا،

جب بھارت نے سرحدی علاقوں میں پیش قدمی کی۔

- پاکستان نے رایونڈ سیکٹر اور چمبر سیکٹر میں بھارتی فوج کا مؤثر مقابلہ کیا۔

- دونوں ممالک کے درمیان زمینی اور فضائی لڑائیاں جاری رہیں، جس میں بڑی تعداد میں فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

2.2 فضائی جنگ

- فضائی محاذ پر پاکستان اور بھارت کی فضائی افواج کے درمیان سخت لڑائیاں ہوئیں۔
- پاکستان کی فضائیہ نے اہم فوجی مقامات پر حملے کیے اور بھارتی افواج کو پسپائی پر مجبور کیا۔
- فضائی کارروائیوں نے جنگ کے دوران دونوں ممالک کے فوجی اور شہری انفراسٹرکچر پر اثرات ڈالے۔

2.3 عالمی ثالثی

- جنگ کے دوران اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ثالثی کی کوششیں شروع کیں۔

● 22 ستمبر 1965ء کو اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 211 منظور کی

گئی، جس میں فریقین کو جنگ بندی کرنے اور اصل سرحدوں پر واپس جانے کی ہدایت دی گئی۔

2.4 جنگ بندی

● دونوں ممالک نے 23 ستمبر 1965ء کو جنگ بندی قبول کی۔

● جنگ کے بعد زمینی اور فضائی محاذ پر بظاہر کوئی واضح فاتح نہیں تھا، لیکن پاکستان نے بھارت کے مقابلے میں دفاعی موقف کو برقرار رکھا۔

3. جنگ کے نتائج

3.1 انسانی اور مادی نقصان

- جنگ میں لاکھوں فوجی زخمی اور ہزاروں ہلاک ہوئے۔
- بنیادی انفراسٹرکچر، سڑکیں، پل اور شہری علاقے متاثر ہوئے۔
- معیشت پر بوجھ پڑا اور دونوں ممالک کی ترقیاتی منصوبے متاثر ہوئے۔

3.2 سیاسی اثرات

- پاکستان میں عوامی یکجہتی بڑھی اور قومی جذبہ مضبوط ہوا۔
- بھارت میں بھی عسکری اور سیاسی منصوبوں کا تجزیہ کیا گیا تاکہ آئندہ جنگ کے لیے تیاری ہو سکے۔
- عالمی سطح پر دونوں ممالک کی پالیسیوں پر تنقید اور مشورے دیے گئے۔

3.3 خطے میں جغرافیائی سیاسی اثرات

- کشمیر کا مسئلہ مزید پیچیدہ ہوا اور دونوں ممالک کے تعلقات میں اعتماد کی کمی بڑھی۔
- امریکہ اور سوویت یونین کی ثالثی نے خطے میں عالمی اثرات کو بڑھایا۔
- پاکستان اور بھارت کی عسکری استعداد اور دفاعی تیاریوں میں اضافہ ہوا۔

4. تنقیدی جائزہ

1. مثبت پہلو

○ پاکستان نے دفاعی طاقت، فضائی اور زمینی فوجی حکمت عملی میں مہارت کا مظاہرہ کیا۔

○ عوامی سطح پر قومی اتحاد اور جذبہ بڑھا، جس سے ملک کے اندر سیاسی استحکام میں اضافہ ہوا۔

2. منفی پہلو

- انسانی جانوں اور بنیادی وسائل کا بھاری نقصان ہوا۔
- جنگ نے خطے میں دیرپا کشیدگی پیدا کی اور کشمیر کے مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔
- اقتصادی ترقی پر منفی اثر پڑا، اور ملکی بجٹ میں فوجی اخراجات میں اضافہ ہوا۔

3. عالمی نقطہ نظر

- جنگ نے خطے میں عالمی طاقتوں کی ثالثی اور مداخلت کو فروغ دیا۔
- سرد جنگ کے تناظر میں امریکہ اور سوویت یونین دونوں نے اپنے اثرات کو بڑھانے کی کوشش کی، جس سے علاقائی سیاست مزید پیچیدہ ہوئی۔

5. نتیجہ

1965ء کی جنگ کے اسباب میں کشمیر کا مسئلہ، فوجی کارروائیاں، سیاسی کشیدگی اور سرد جنگ کے اثرات شامل تھے۔ جنگ کے واقعات میں زمینی اور فضائی محاذ پر شدید مقابلے ہوئے، اور انسانی و مادی نقصان کے باوجود پاکستان نے دفاعی موقف کو مضبوطی سے برقرار رکھا۔ جنگ نے خطے میں سیاسی اور عسکری صورتحال پر گہرے اثرات مرتب کیے، جبکہ عالمی سطح پر ثالثی اور مداخلت نے خطے کی سیاست میں پیچیدگیاں پیدا کیں۔ یہ جنگ آج بھی پاکستان اور بھارت کے تعلقات، عسکری حکمت عملی اور کشمیر کے مسئلے کے تناظر میں اہم حیثیت رکھتی ہے۔

سوال نمبر 4: مغربی افریقہ کے ممالک کے تاریخی حالات و واقعات اور

معیشیت پر تفصیلی اور جامع نوٹ

تمہید

مغربی افریقہ افریقہ کے سب سے متنوع اور اہم خطوں میں سے ایک ہے، جس کی جغرافیائی حدود بحر اٹلانٹک سے لے کر نائیجر کے دریا کے مغربی کنارے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس خطے کی تاریخی، سیاسی، اقتصادی اور سماجی پہچان قدیم سلطنتوں، غلامی کے دور، یورپی نوآبادیاتی قبضے اور جدید بین الاقوامی تعلقات سے جڑی ہوئی ہے۔ مغربی افریقہ کی تاریخ اور معیشیت کو سمجھنا نہ صرف افریقی مسائل کے ادراک میں مدد دیتا ہے بلکہ عالمی اقتصادی اور سیاسی تعلقات میں اس کے کردار کو بھی واضح کرتا ہے۔

1. تاریخی حالات و واقعات

1.1 قدیم سلطنتیں

مغربی افریقہ میں قدیم دور سے ہی مضبوط سلطنتیں قائم رہیں، جنہوں نے خطے کی ثقافت، معیشت اور علمی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔

1.1.1 گانا سلطنت (Ghana Empire)

- تقریباً 300–1200ء کے دوران قائم رہی۔
- سونے کے ذخائر اور تجارتی راستوں کے لیے مشہور تھی۔
- تجارتی تعلقات شمالی افریقہ اور عرب ممالک کے ساتھ قائم کیے گئے۔
- سلطنت نے مضبوط سیاسی انتظام، فوجی قوت اور عدالتی نظام قائم کیا۔

1.1.2 مالی سلطنت (Mali Empire)

- 1235–1600ء کے دوران قائم رہی۔
- اسلامی تعلیمات اور ثقافت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔
- تیمبکٹو کو ایک علمی اور تجارتی مرکز بنایا۔
- بادشاہ مانسا موسا دنیا کے مالدار حکمرانوں میں سے ایک تھے اور ان کے دور میں سلطنت نے بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔

1.1.3 سونگانی سلطنت (Songhai Empire)

● 15ویں صدی کے آخر میں قائم ہوئی۔

● تجارتی راستوں اور فوجی طاقت کے لحاظ سے مضبوط سلطنت تھی۔

● اسلامی تعلیمات، عدالت، اور مالیاتی نظام میں اہم اصلاحات کی گئیں۔

1.2 یورپی تسلط اور غلامی

● 15ویں صدی میں پرتگالی تاجروں نے مغربی افریقہ میں اپنی تجارت

شروع کی۔

● برطانوی، فرانسیسی اور ہالینڈی تاجروں نے بھی تجارتی مراکز قائم

کیے۔

● لاکھوں افریقیوں کو غلامی کے تحت امریکہ، کیریبین اور یورپ بھیجا

گیا۔

● غلامی کے دور نے خطے میں سماجی اور اقتصادی ڈھانچے پر طویل

اثرات مرتب کیے۔

1.3 نوآبادیاتی دور

● 19ویں صدی میں برطانوی اور فرانسیسی طاقتوں نے مغربی افریقہ کو

نوآبادیاتی قابو میں لیا۔

- یورپی حکومتوں نے زرعی اور معدنی وسائل پر قبضہ کیا۔
- مقامی حکومتیں کمزور ہو گئیں اور سیاسی نظام یورپی ماڈل کے مطابق ڈھالا گیا۔

- نوآبادیاتی دور میں غربت، تعلیمی پسماندگی اور سماجی تفریق میں اضافہ ہوا۔

1.4 آزادی کی تحریکات

- 20 ویں صدی کے وسط میں آزاد ہونے کی تحریکیں زور پکڑیں۔
- گھانا، نائیجیریا، مالی، سنگل، اور دیگر ممالک نے 1950-1970ء کے درمیان آزادی حاصل کی۔
- آزادی کے بعد بھی سیاسی اور سماجی استحکام حاصل کرنے کے لیے کئی چیلنجز درپیش آئے۔

1.5 جدید سیاسی حالات

- آزاد ممالک میں جمہوری اور فوجی حکومتیں قائم ہوئیں۔
- قبائلی اور نسلی اختلافات نے سیاسی عدم استحکام پیدا کیا۔

● علاقائی تنظیمیں، جیسے **ECOWAS** (*Economic Community*

of West African States)، سیاسی اور اقتصادی تعاون کو فروغ

دینے کے لیے سرگرم ہیں۔

2. معیشت

2.1 قدرتی وسائل

● مغربی افریقہ معدنیات سے مالا مال ہے: سونا، تانبا، ڈائمنڈ، تیل، اور

گیس یہاں کے اہم وسائل ہیں۔

● زرعی پیداوار میں کاکونٹ، کیلے، کوکا، مونگ پھلی، کپاس اور دیگر

فصلیں شامل ہیں۔

● دریائی وسائل، مچھلی اور آبی زمینیں معاشی ترقی میں اہم کردار ادا

کرتی ہیں۔

2.2 زرعی شعبہ

● زرعی شعبہ معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

● لاکھوں افراد کا روزگار فصلوں، مویشی، اور ماہی گیری پر منحصر ہے۔

- بارش کی کمی، زمین کی زرخیزی میں کمی اور تکنیکی سہولیات کی کمی پیداوار محدود کرتی ہیں۔

2.3 صنعتی شعبہ

- صنعتی ترقی نسبتاً کمزور ہے۔
- زیادہ تر صنعتیں خام مال کی پروسیسنگ، کھاد، کپڑا اور معدنیات کی صنعتوں تک محدود ہیں۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری اور انفراسٹرکچر کی کمی صنعتی ترقی کی بڑی رکاوٹ ہیں۔

2.4 تجارتی سرگرمیاں

- بین الاقوامی تجارت میں تیل، سونا، کاکونٹ، کپاس اور دیگر زرعی مصنوعات شامل ہیں۔
- یورپ، امریکہ اور ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم ہیں۔
- عالمی منڈی میں قیمتوں میں اتار چڑھاؤ خطے کی معیشت پر اثر ڈال سکتا ہے۔

2.5 سماجی و اقتصادی مسائل

● غربت، بیروزگاری، تعلیمی پسماندگی اور صحت کے مسائل معاشی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔

● سیاسی عدم استحکام اور قبائلی اختلافات نے اقتصادی ترقی کو متاثر کیا۔

● انفراسٹرکچر کی کمی، بجلی، سڑکوں اور صحت کے شعبے میں ناکافی سہولیات معاشی اور سماجی ترقی کو محدود کرتی ہیں۔

2.6 ترقیاتی اقدامات

● ECOWAS کے تحت علاقائی تعاون، تجارتی معاہدے اور ترقیاتی منصوبے نافذ کیے جا رہے ہیں۔

● زرعی تکنیک، تعلیم، اور صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کے ذریعے معیشت کو مستحکم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

● غیر ملکی سرمایہ کاری اور صنعتی زونز کے قیام سے معاشی ترقی کی رفتار بڑھائی جا رہی ہے۔

- قدیم سلطنتوں کی تجارتی مہارت اور یورپی نوآبادیاتی دور نے خطے کی معیشت اور سیاسی ڈھانچے کو متاثر کیا۔
 - غلامی اور یورپی تسلط نے سماجی ڈھانچے میں تفریق پیدا کی، جبکہ آزاد ممالک نے خود مختاری کے لیے اصلاحات شروع کیں۔
 - آج بھی مغربی افریقہ کی معیشت اور سیاسی استحکام ماضی کے تاریخی اثرات سے جڑی ہوئی ہے۔
-

4. نتیجہ

مغربی افریقہ کی تاریخ قدیم سلطنتوں، یورپی غلامی، نوآبادیاتی دور اور آزادی کی تحریکوں سے بھرپور ہے۔ یہ تاریخی واقعات خطے کے سیاسی، اقتصادی اور سماجی ڈھانچے پر اثر انداز ہوئے۔ معیشت کی بنیاد زرعی اور معدنی وسائل پر ہے، جبکہ صنعتی اور تجارتی ترقی محدود رہی۔ موجودہ دور میں سیاسی استحکام، علاقائی تعاون، جدید زرعی تکنیک، اور تعلیم میں سرمایہ کاری کے ذریعے مغربی افریقہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ تاریخی اور

اقتصادی پس منظر کو سمجھنا خطے کی موجودہ ترقی اور چیلنجز کے لیے
لازمی ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5: افریقہ کے مسلم اکثریت کے جزائر کا تنقیدی جائزہ

تمہید

افریقہ میں مسلم اکثریت والے جزائر اپنی منفرد جغرافیائی، تاریخی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی حیثیت کی وجہ سے افریقہ اور عالمی سطح پر اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ جزائر بحر ہند، بحر اٹلانٹک، اور افریقہ کے مشرقی و مغربی ساحلوں پر واقع ہیں اور ان میں مسلمان آبادی کی اکثریت موجود ہے۔ ان میں موریشس، کوموروس، جیبوتی کے جزائر، سینیگال کے بعض علاقے، مڈغاسکر کے مسلم علاقے اور مراکش کے کچھ جزائر شامل ہیں۔ ان جزائر کی خصوصیات میں مذہبی، تاریخی اور ثقافتی پہچان کے علاوہ تجارتی اور معاشی اہمیت بھی شامل ہے۔ ان جزائر کا تجزیہ افریقہ کی مجموعی ترقی، سماجی ہم آہنگی اور عالمی تعلقات کے تناظر میں نہایت اہم ہے۔

1. جغرافیائی اور تاریخی پس منظر

1.1 جغرافیہ

- افریقہ کے مسلم جزائر بحر ہند اور بحر اٹلانٹک کے اہم تجارتی راستوں پر واقع ہیں۔

- جغرافیائی محل وقوع نے انہیں تاریخی تجارتی مراکز اور عالمی تجارت کا مرکز بنایا۔

- زمین کی زرخیزی، دریائی وسائل، جنگلات، اور ماہی گیری کے لیے موزوں پانی کے ذخائر اقتصادی سرگرمیوں کے لیے اہم ہیں۔

1.2 تاریخی پس منظر

- اسلام کی آمد ان جزائر میں 7ویں اور 8ویں صدی میں عرب تاجروں، صوفی بزرگوں اور افریقی مسلم تجارتی خاندانوں کے ذریعے ہوئی۔
- تجارتی راستوں کے ذریعے اسلام کے اصول اور تعلیمات مقامی عوام میں رائج ہوئیں۔

- یورپی استعمار سے پہلے یہ جزائر تجارتی مراکز اور علمی مرکز کے طور پر جانا جاتا تھا، خاص طور پر سونا، مصالحہ جات، کپاس اور دیگر اجناس کی تجارت میں۔

1.3 یورپی نوآبادیاتی دور

● 15ویں صدی کے بعد پرتگالی، برطانوی، فرانسیسی اور ڈچ تاجروں نے

ان جزائر میں اپنے قلعے اور تجارتی مراکز قائم کیے۔

● نوآبادیاتی دور میں یورپی طاقتوں نے مقامی انتظامی اور معاشرتی

ڈھانچے کو اپنے مطابق ڈھالا، جس سے جزائر کی خودمختاری محدود

ہوئی۔

● غلامی اور تجارتی غلاموں کے تبادلے نے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے

پر دیرپا اثرات ڈالے۔

1.4 آزادی کی تحریکات

● 20ویں صدی کے وسط میں آزادی کی تحریکات زور پکڑیں، اور

1950-1970ء کے دوران اکثر جزائر آزاد ہوئے۔

● آزاد ہونے کے بعد سیاسی استحکام، مذہبی اور ثقافتی شناخت کو برقرار

رکھنے اور اقتصادی ترقی کے لیے اصلاحات شروع کی گئیں۔

1.5 جدید سیاسی حالات

● جزائر میں جمہوری حکومتیں قائم ہیں، لیکن سیاسی استحکام کی

صورتحال مختلف ہے۔

- قبائلی اختلافات، نسلی اور مذہبی گروہ حکومت کے انتظامی ڈھانچے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

- علاقائی تنظیمیں، جیسے **OIC (Organization of Islamic Cooperation)** اور **AU (African Union)**، جزائر کے سیاسی، اقتصادی اور سماجی مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔
-

2. مسلم اکثریت اور سماجی ڈھانچہ

2.1 مذہبی پہچان

- اسلام ان جزائر کی بنیادی مذہبی شناخت ہے۔
- عوامی زندگی، رسم و رواج، عدالتی نظام، شادی بیاہ کی رسومات اور روزمرہ تعلقات میں اسلامی تعلیمات کی جھلک نظر آتی ہے۔
- مدارس، مساجد اور صوفی مکتبہ فکر کے مراکز مذہبی تعلیم و تربیت کے لیے فعال ہیں۔

2.2 ثقافتی اثرات

● اسلامی تعلیمات نے جزائر کی ثقافت، ادب، فنون لطیفہ اور موسیقی پر اثر ڈالا۔

● افریقی اور اسلامی ثقافت کا امتزاج عوامی میلوں، تقریبات، اور معاشرتی رسومات میں واضح نظر آتا ہے۔

● زبان، خطاطی، اور روایتی دستکاری میں اسلامی اور افریقی عناصر کا امتزاج نمایاں ہے۔

2.3 سماجی ڈھانچہ

● قبائلی اور مذہبی تنظیمیں سماجی نظم و نسق میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

● خاندان، برادری اور مذہبی رہنما معاشرتی فیصلوں اور تنازعات کے حل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

● عورتوں اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بعض جزائر میں شریعت کے اصول نافذ ہیں، جبکہ بعض میں جدید قوانین کے ساتھ ان کا امتزاج موجود ہے۔

3.1 زرعی شعبہ

- زراعت جزائر کی معیشت کی بنیاد ہے اور لاکھوں افراد کا روزگار فراہم کرتی ہے۔

- اہم فصلیں: چاول، گندم، مصالحہ جات، کاکونٹ، مونگ پھلی، کپاس، اور چینی۔

- بارش کی کمی، پانی کی قلت، اور جدید زرعی تکنیک کی عدم موجودگی پیداوار محدود کرتی ہیں۔

3.2 صنعتی شعبہ

- صنعتی ترقی نسبتاً کمزور ہے اور زیادہ تر صنعتیں خام مال کی پروسیسنگ، کھاد، کپڑا اور معدنیات تک محدود ہیں۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری اور انفراسٹرکچر کی کمی صنعتی ترقی کی بڑی رکاوٹیں ہیں۔

- سیاحت، ہوٹلنگ اور خدماتی شعبہ اقتصادی ترقی کے لیے اہم ہیں۔

3.3 تجارتی سرگرمیاں

● جزائر نے تاریخی تجارتی روابط کو برقرار رکھا اور عالمی مارکیٹ میں اپنی برآمدات فروغ دے رہی ہیں۔

● اہم برآمدات: تیل، مصالحہ جات، سونا، کپاس، اور زرعی مصنوعات۔

● عالمی منڈی میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ خطے کی معیشت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

3.4 اقتصادی مسائل

● غربت، بے روزگاری اور تعلیم کی کمی معیشت میں رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔

● سیاسی عدم استحکام اور قبائلی اختلافات معاشی ترقی کی رفتار سست کرتے ہیں۔

● بنیادی سہولیات، جیسے صحت، تعلیم، بجلی اور سڑکیں محدود ہیں، جس سے ترقی کی راہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

3.5 ترقیاتی اقدامات

● oic اور افریقی یونین کے تحت علاقائی تعاون، تجارتی معاہدے اور

ترقیاتی منصوبے نافذ کیے جا رہے ہیں۔

- جدید زرعی تکنیک، تعلیم، صحت اور صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کے ذریعے ترقی کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔
 - غیر ملکی سرمایہ کاری، صنعتی زونز اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے اقتصادی ترقی کی رفتار کو بڑھایا جا رہا ہے۔
-

4. سیاسی اور داخلی چیلنجز

4.1 سیاسی نظام

- جزائر میں جمہوری حکومتیں موجود ہیں، مگر سیاسی عدم استحکام اکثر مسائل پیدا کرتا ہے۔
- بدعنوانی، قبائلی اور مذہبی گروہوں کی سیاست پر اثرات، حکومت کی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔

4.2 داخلی مسائل

- مذہبی اور نسلی اختلافات معاشرتی کشیدگی پیدا کرتے ہیں۔
- نوجوان نسل میں روزگار اور تعلیم کے محدود مواقع سماجی دباؤ کو بڑھاتے ہیں۔

- بنیادی خدمات، جیسے پانی، صحت، اور بجلی کی کمی ترقی میں رکاوٹ ہے۔

4.3 علاقائی اثرات

- بحر ہند اور اٹلانٹک کے تجارتی راستے جزائر کی عالمی اہمیت کو بڑھاتے ہیں۔
- جزائر کی استحکام اور ترقی خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے سیاسی اور اقتصادی ترقی کی راہیں ہموار کی جا رہی ہیں۔

5. تنقیدی جائزہ

مثبت پہلو

1. مذہبی اور ثقافتی شناخت مضبوط ہے، جو سماجی ہم آہنگی میں مددگار ہے۔
2. جزائر کی جغرافیائی پوزیشن تجارتی اور اقتصادی مواقع فراہم کرتی ہے۔

3. تاریخی اور اسلامی تعلیمات سماجی نظم و نسق میں رہنمائی فراہم کرتی

ہیں۔

منفی پہلو

1. انفراسٹرکچر اور بنیادی سہولیات کی کمی ترقی کو محدود کرتی ہے۔

2. سیاسی عدم استحکام، قبائلی اور نسلی اختلافات معاشی اور سماجی ترقی

میں رکاوٹ ہیں۔

3. نوجوان نسل کے لیے تعلیم اور روزگار کے محدود مواقع سماجی اور

اقتصادی دباؤ بڑھاتے ہیں۔

6. نتیجہ

افریقہ کے مسلم اکثریت والے جزائر نہ صرف مذہبی، ثقافتی اور تاریخی اہمیت

رکھتے ہیں بلکہ اقتصادی اور تجارتی حوالے سے بھی افریقہ اور اسلامی دنیا

میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ ان جزائر کی معیشت زیادہ تر زراعت، ماہی

گیری، برآمدات اور محدود صنعتی شعبے پر منحصر ہے۔ سیاسی، سماجی اور

اقتصادی چیلنجز کے باوجود علاقائی اور بین الاقوامی تعاون، جدید تکنیک اور

تعلیم میں سرمایہ کاری کے ذریعے ترقی کی راہیں ہموار کی جا رہی ہیں۔
تاریخی، مذہبی اور اقتصادی پہلوؤں کو سمجھنا افریقہ کے مسلم جزائر کی
موجودہ اور مستقبل کی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے۔

www.studyvillas.com